## مجلس ادارت، عربی

پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب
پروفیسر ڈاکٹر مولانا اکرام الحق الازہری صاحب
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب
پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین صاحب
پروفیسر مفتی محمد عمار خان صاحب
پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود صاحب
مفتی عظمت اللہ بنوی صاحب
مولانا سعید احمد صدیقی صاحب

## مجلس ادارت، سندھی

پروفیسر ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو صاحب
پروفیسر ڈاکٹر محمد مخدوم روشن سمدیقی صاحب
پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس آزاد صاحب
پروفیسر عبدالقادر چاچڑ المعروف جمال ناصر صاحب
پروفیسر صبغت اللہ صاحب
پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق بھیو صاحب
پروفیسر شمس الدین صاحب

## مجلس ادارت، انگریزی

پروفیسر سرور حسین خان صاحب
پروفیسر اے کے شمس صاحب
محمد اقبال صاحب
پروفیسر ڈاکٹر قاضی رشید احمد صاحب
پروفیسر محمد بلال صاحب
پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب
فیاض احمد صاحب
غلام عباس جتھیال صاحب
پروفیسر ڈاکٹر نعیم قریشی صاحب

## بیرون ممالک نمائندگان

۱۔ برونائی دارالسلام: ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی صاحب
۲۔ بنگلہ دیش: مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب
۳۔ ساؤتھ افریقہ: ڈاکٹر سید سلمان ندوی صاحب
۴۔ سعودی عرب: پروفیسر نادر عالم
۵۔ کینیڈا: مولانا محمد آصف قاسمی صاحب
۶۔ ناروے: نثار بھگت صاحب
۷۔ امریکہ: منتی شمس العارفین صاحب
۸۔ برطانیہ: ماجد سلیم صاحب
۹۔ ایران: مولانا محمد قاسم صاحب



| ڈیزائننگ و کمپوزنگ | قیمت فی شمارہ | رجسٹرڈ ڈاک خرچ | بیرون ممالک |
|---|---|---|---|
| محمد جنید درانی | 200/روپے | پاکستان میں 25/روپے | 5 یورو |


**نوٹ:** ادارہ کا مقالہ نگار سے اتفاق ضروری نہیں، مقالہ کے متن و حواشی کی ذمہ داری مقالہ نگار پر ہے۔

## کراچی میں مجلہ علوم اسلامیہ و دیگر کتب کے لیے رابطہ کریں

**مکتبہ الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ**
سائٹ کراچی متصل سائٹ تھانہ
فون 0300-2152992

**کتب خانہ دیو بند**
(سابقہ درخواستی کتب خانہ)
بالمقابل بنوری ٹاؤن مسجد گرومندر کراچی

**ادارۃ الانوار**
بالمقابل بنوری ٹاؤن مسجد گرومندر کراچی

**ادارۃ اسلامیات**
موھن روڈ چوک اردو بازار کراچی
فون 2722401

**مرکز القرآن**
ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی
فون 2624608
موبائل 03009256753

**ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ**
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
فون 2629157

**فاشر: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی**

**مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

**خط و کتابت کے لئے رابطہ**

آفس 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی
فون: 6659703، موبائل: 0300-2664793
E mail: drsalahuddinsani@yahoo.com
ویب سائٹ www.auicks.org

ڈاکٹر صلاح الدین ثانی 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان
نے خرم پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شایع کیا

# فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| حمد | پروفیسر سید جمال زیدی | ۱۳ |
| نعت | الحاج نور صابری شجاع آبادی | ۱۴ |
| نظم | علامہ اقبالؒ | ۱۵ |
| اداریہ | عہد حاضر اور ہم | ۱۷تا۳۷ |
| **تاثرات و پیغامات** | | ۳۹تا۴۷ |
| پاکستان میں ہم آج تک اپنی آئیڈیالوجی طے نہیں کر سکے | پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی | |
| جو عربی سے محبت نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے بھی محبت نہیں کرتا ہے | ابن علامہ سید سلیمان ندویؒ | |
| عربی زبان اسلامی ممالک میں رابطہ کا ذریعہ ہے | پروفیسر ڈاکٹر سید کمال الدین قائم مقام وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی | |
| اگر ہم عربی نہیں سیکھتے تو قرآن کا حق ادا نہیں کر سکتے | پروفیسر عنا بلال ڈین آرٹس فیکلٹی | |
| اگر پاکستان میں عربی رائج ہوتی تو وحدت ہوتی | پروفیسر حافظ محمد سلفی چانسلر جامعہ ستاریہ | |
| دینی مدارس کے طلباء و طالبات کو بھی جملہ شرائط کے ساتھ عصری علوم حاصل کرنے کا موقع فراہم کر کے قومی دھارے میں آنے دیا جائے | پروفیسر سلمان ڈی محمد صدر انجمن | |
| علوم اسلامیہ و عربیہ کی تدریس و نصاب میں بہتری لانا ہمارا مقصد ہے | پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین صدر شعبہ عربی | |
| | پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صدر انجمن و پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج | |
| **گوشہ اردو** | | |
| اسلام میں ادب اور اس کا کردار | پروفیسر ڈاکٹر محمد اظہار الحق | ۴۹ |
| ادب برائے ادب یا برائے اسلام؟ | پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی | ۶۵ |
| انبیاء علیہم السلام کے کتب خانے | مولانا ڈاکٹر محمد عبد الحلیم چشتی | ۸۱ |
| عربی زبان کی مختصر تاریخ و تعارف | پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق | ۸۹ |

| | | |
|---|---|---|
| ربی زبان کا مفہوم، وسعت و امتیازات | مفتی محمد نعیم | ۱۰۳ |
| عہد حاضر میں عربی کی ضرورت اور اس کا تاریخی پس منظر | پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی | ۱۰۹ |
| عربی زبان و ادب کے خصائص و امتیازت کا تحقیقی جائزہ | پروفیسر حبیب النبی | ۱۲۱ |
| عربی زبان کو فروغ دینے کی اہمیت | پروفیسر حسین بانو | ۱۳۷ |
| عربی زبان میں جدیدیت کا رجحان اور اس کا ارتقاء (تقابلی مطالعہ) | مولانا عبداللہ عباس ندوی | ۱۴۱ |
| عہد حاضر میں عربی زبان و ادب کا فروغ طریقہ کار اور اسکی اہمیت | پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین | ۱۵۱ |
| عربوں کا تعارف اور ان کی اقسام | محمود شکری آلوسی | ۱۶۵ |
| متنبی بحیثیت قصیدہ گو و ہجو نگار | پروفیسر مفتی محمد عمار خان | ۱۷۳ |
| عربی ادب میں متنبی کا مقام | پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور بلوچ | ۱۷۷ |
| برصغیر کے مسلم حکمراں اور شعراء کی سرپرستی | پروفیسر نادر عالم | ۱۸۷ |
| عربی ادب کی اہم صنف فن ''نعت گوئی'' | ڈاکٹر طفیل احمد مدنی | ۱۸۹ |
| ''نعت سرور کائنات'' ایک منفرد آفاقی صنف سخن | پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی | ۱۹۷ |
| عربی زبان و ادب کی پہلی صدی ہجری کی نعت گو شاعرہ | مسز بشریٰ بیگ | ۲۰۵ |
| فن خطابت خطبات نبویؐ کے تناظر میں | ڈاکٹر شبیر احمد | ۲۱۱ |
| قدیم علماء سندھ اور عربی زبان و ادب کی خدمت | سید ابوظفر ندوی | ۲۲۵ |
| علم الصرف کا تعارف و اہمیت | زر خلیل خان | ۲۳۵ |
| علمی مذہبی و تمدنی ترقی میں سائنس اور مذہب کا کردار | پروفیسر گل قدیم جان | ۲۴۱ |
| مغرب پرستوں پر اقبال کی تنقید | پروفیسر ڈاکٹر میاں عبدالغنی فاروق | ۲۵۹ |
| صحافت و ذرائع ابلاغ کی آزادی قرآن و سیرت طیبہؐ کی روشنی میں | پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی | ۲۷۱ |

امریکی ذرائع ابلاغ اور ہماری ذمہ داریاں — پروفیسر ڈاکٹر ایچ رشید احمد قاضی ۳۲۱
قومی سیرت النبیؐ کانفرنس اسلام آباد کے لئے تجاویز — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ۳۲۹
حج تجاویز برائے وفاقی وزارت مذہبی امور — مولانا سعید احمد صدیقی ۳۳۳
پروفیسر سعید الرحمٰن

## گوشہ تعارف وتبصرہ کتب ۳۳۹ تا ۳۵۷

چالیس آسان اسباق چار جلدیں علامہ فروغ احمد ☆ قانونچہ خلیلیہ زر خلیل خان ☆ فتاویٰ فریدیہ مفتی محمد فرید ☆ برصغیر میں عربی نعتیہ شاعری۔ ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی ☆ دعوت وتبلیغ۔ مفتی عظمت اللہ ☆ تعارف کلیہ معارف اسلامیہ۔ ڈاکٹر جلال الدین نوری ☆ Truth about the reality of Blble and christianity۔ محمد امداد الحق

## گوشہ علمی وتعلیمی خبریں ۳۵۹ تا ۴۰۲

مرتب: پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود/ پروفیسر ریاض الدین ربانی
☆ شاہ فیصل ایوارڈ۔ پروفیسر نادر عالم ☆ یکم جولائی ۲۰۰۷ء سے پانچ ہزار پی ایچ ڈی الاؤنس دینے کے اعلان پر عملدرآمد کی درخواست۔ چیف ایڈیٹر ☆ کالج ملازمین کو اپ گریڈ کرنے کے وزیراعظم کے اعلان پر عملدرآمد کی درخواست۔ چیف ایڈیٹر ☆ مغربی میڈیا کی اسلام کے خلاف اشتعال انگیزی۔ سلیم یزدانی ☆ ماضی وحال کے عیسائی حکمراں اور رشدی۔ مولانا سید محمود میاں ☆ ملعون رشدی۔ اوریا جان مقبول ☆ ابھر رہے ہیں زمانے سے چند دیوانے محمد سہیل شفیق ☆ سابق روسی جاسوس کو کس نے زہر دیا ☆ مربوط تعلیمی پالیسی کا نفاذ کب ہوگا؟ پروفیسر ہارون رشید ☆ سات نکاتی تعلیمی پروگرام۔ وزیراعظم پاکستان ☆ علامہ عثمانیؒ اور سید سلیمان ندویؒ کے مزارات کی بے حرمتی ایڈیٹر کا پاکستان کے ارباب حل وعقد کے نام کھلا خط ☆ رپورٹ سیمینار۔ سندھ میں امتحانی نظام کے عصری تقاضے۔ (نویں دسویں کے ایک ساتھ امتحانات) ☆ انگلش زبان وبال جان۔ مولانا محمد حنیف جالندھری ☆ وزیراعلیٰ پنجاب کا شکریہ ☆ مبارکباد ڈاکٹر عبدالوحید/ پروفیسر نجمہ نیاز اور پی ایچ ڈی ڈگری حاصل کرنے والے

## گوشہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ۴۰۳ تا ۴۲۸

مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر قرحت عظیم/ پروفیسر تسنیم کوثر
☆ فہرست مضامین شمارہ نمبر ۱ تا ۶ ☆ تبصرہ فرائیڈے اسپیشل کراچی ☆ تبصرہ ماہنامہ القاسم ☆ خط پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب ☆ تبصرہ غلام عباس جتھیال ☆ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل نیز اہل علم کی مختصر تحریری آرا

# گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

۴۲۹تا۴۳۹

مرتب: پروفیسر نسرین وسیم/ پروفیسر شائستہ سلطانہ/ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ

☆ رپورٹ سیمینار وفاقی اردو یونیورسٹی ☆ مکالمہ وڈائیلاگ کی ضرورت واہمیت

## گوشہ عربی

جهود العلماء في نشرا للغة العربية في باكستان — الدكتور عبدالرزاق اسكندر ۴۴۱
الشعر ومكانته في نظر الاسلام — محمد انوار الحق عظيمي ۴۵۳
الشيخ محمد طاهر الفتنى حياته و آثاره العلمية و الأ دبية — الدكتور نياز محمد ۴۷۱
اهمية اللغة العربية — البشيخ محمد أنور البدخشاني ۴۸۴
اللغة العربية و أ همیتها فی عصر نا الحديث — فيصل شيخ ۴۸۸

## گوشہ سندھی

اسلام قرآن عربی ادب — پروفیسر زرینہ قاضی ۴۹۱
کتب خانوں جی مختصر تاریخ — ڈاکٹر عبدالوحید اندھڑ ۵۰۰

## گوشہ انگلش

INTRINSIC VALUE OF ARABIC LANGUAGE IN SPREADING OF ISLAM 7
A PERSPECTIVE VIEW FROM NATURAL PHENOMENON
*Muhammad Bilal
PRE AND AFTER ISLAMIC POETRY 20
By Fayyaz Ahmed
ARABIC LITERATURE 36
By Prof. Abdul Hafeez
SHORT HISTORY AND EDUCATIONAL SERVICES OF ANJUMAN -E-ASATIZA ULOOM-E-ISLAMYIAH 64
Fayyaz Ahmed

# حمد باری تعالی

☆پروفیسر سید جمیل زیدی

یہ نہ پوچھو کہاں کہاں ہے وہ
ہر جگہ پہ ہے بے نشاں ہے وہ
جھیل کے پانیوں پہ ٹھہرا ہے
موجہ رود میں رواں ہے وہ
وہ مہکتا ہے ساتھ خوشبو کے
سارے رنگوں کے درمیاں ہے وہ
وہ ہے حدت میں دھوپ کی موجود
اور سائے کا سائباں ہے وہ
وہ چٹکتا ہے ساتھ کلیوں کے
پھول کھلنے کی داستاں ہے وہ
وہ ہے طوفان بحر کے پیچھے
ٹوٹی کشتی کا بادباں ہے وہ
روشنی میں وہی چمکتا ہے
اور اندھیرے میں بے گماں ہے وہ
وہی پھیلا ہے دشت و صحرا میں
اور ذرے میں بھی نہاں ہے وہ
ایک ایک سانس میں وہ شامل ہے
ساتھ رہ کر بھی بے نشاں ہے وہ
بس کہ ہر قید سے ہے وہ آزاد
لازماں ہے وہ لامکاں ہے وہ
فرش تا عرش بس وہی وہ ہے
پھر بھی کہتے ہو کہ کہاں ہے وہ؟

☆شعبہ اردو علامہ اقبال گورنمنٹ ڈگری کالج کراچی

# نعت

الحاج نور صابری، شجاع آباد

میری سیر ہوئی برق آسمانی حضورؐ
حیات ہونے لگی ہر گھڑی سہانی حضورؐ
میں بحر غم کے تلاطم میں ڈوب جاتا ضرور
نہ تم جو کرتے میری آکے پاسبانی حضورؐ
تمہارے نقش قدم پر چلا ہوں میں جب سے
رہی نہ بزم جہاں باخدا پرانی حضورؐ
فلک شریک غم و درد ہوگیا اب تو
روش روش یہ ہے پر کیف ضوفشانی حضورؐ
حیات صورت صحرا تھی تم نے ہی آکر
نگاہ لطف سے کردی ہے گل فشانی حضورؐ
تمہارے طرز عمل میں ہے زور ربانی
حیات تم نے بنا دی ہے غیر فانی حضورؐ
تمہی ہو عالم انسانیت کی بھی معراج
نہیں تمہارا دو عالم میں کوئی ثانی حضورؐ
تمہارے دم سے ہی قائم ہے سارا نظم حیات
جہاں میں جذبہ توحید کے ہیں بانی حضورؐ
یہ نور ہے تیری توفیق ہی سے سرفراز
تمہی نے بخشا ہے اعزاز کامرانی حضورؐ

# زمانہ

(علامہ اقبالؒ)

جو تھا نہیں ہے، جو ہے نہ ہوگا یہی ہے ایک حرف محرمانہ
قریب تر ہے نمود جس کی، اسی کا مشتاق ہے زمانہ
مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
میں اپنی تسبیح روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ!
ہر ایک سے آشنا ہوں، لیکن جدا جدا رسم و راہ میری
کسی کا راکب، کسی کا مرکب کسی کو عبرت کا تازیانہ
نہ تھا اگر تو شریک محفل، قصور میرا ہے یا کہ تیرا
مرا طریقہ نہیں کہ رکھ لوں کسی کی خاطر مئے شبانہ
مرے خم و پیچ کو نجومی کی آنکھ پہچانتی نہیں ہے
ہدف سے بیگانہ تیر اس کا، نظر نہیں جس کی عارفانہ
شفق نہیں مغربی افق پر، یہ جوئے خون ہے! یہ جوئے خون ہے
طلوع فردا کا منتظر رہ کہ دوش و امروز ہے فسانہ
وہ فکر گستاخ جس نے عریاں کیا ہے فطرت کی طاقتوں کو
اسی کی بیتاب بجلیوں سے خطرہ میں ہے اس کا آشیانہ
ہوائیں ان کی، فضائیں ان کی، سمندر ان کے جہاز ان کے!
گرہ بھنور کی کھلے تو کیوں کر؟ بھنور ہے تقدیر کا بہانہ
جہان نو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالم پیر مر رہا ہے!
جسے فرنگی مقامروں نے، بنا دیا ہے قمار خانہ!
ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے!
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیے ہیں انداز خسروانہ!

## قارئین و محققین کیلئے مختصر تعارف

سہ ماہی انٹرنیشنل

# علوم اسلامیہ

اردو، عربی، انگریزی، سندھی

قیمت: ۲۵۰ روپے پاکستان میں ڈاک خرچ 25 روپے

حکومت پاکستان کی وزارت اطلاعات سے منظور شدہ رجسٹرڈ ہے جلد ایچ ای سی اسلام آباد سے بھی منظور ہو جائیگا امریکہ کے عالمی انٹرنیشنل ادارہ الرش پیریوڈیکل (AL-Rich's Periodicals) میں درج کر لیا گیا ہے اور ۲۰۰۷ء کی سپلیمنٹ ڈائریکٹری میں شائع ہو چکا ہے

اس کے علاوہ فرانس کے انٹرنیشنل سینٹر (International Centre) نے بھی بحیثیت "تحقیقی مجلہ" خصوصی نمبر ISSN 1994-2397 الاٹ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں اس مجلہ کا سفت مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یونیورسٹیوں کی جماعت کے محققین کے علمی مقالات مجلہ میں شائع ہوتے ہیں۔ سال میں دو شمارے شائع ہوتے ہیں پہلا شمارہ محرم الحرام جمادی الثانی مطابق فروری تا جولائی سیرت النبی نمبر ہوتا ہے دوسرا شمارہ رجب تا ذی الحج مطابق اگست تا جنوری جنرل موضوعات پر مشتمل ہوتا ہے اب تک پانچ شمارے شائع ہو چکے ہیں چھٹا زیر اشاعت ہے جس کی تفصیل یہ ہے

۱۔ ۲۰۰۵ء کا پہلا شمارہ سیرت النبی کا مذہبی ہروا داری نمبر تھا (۴۲۸ صفحات)

۲۔ ۲۰۰۵ء کا دوسرا شمارہ تعلیم و تحقیق نمبر تھا (۴۶۸ صفحات)

۳۔ ۲۰۰۶ء کا پہلا شمارہ سیرت النبی نمبر تھا (۵۹۲ صفحات)

۴۔ ۲۰۰۶ء کا دوسرا شمارہ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نمبر تھا (۳۶۴ صفحات)

۵۔ ۲۰۰۷ء کا پہلا شمارہ سیرت النبیؐ نمبر پر غیر مسلموں کے حقوق احسان سے حسن سلوک نمبر تھا (۳۰۰ صفحات)

۶۔ ۲۰۰۷ء کا دوسرا شمارہ عربی زبان و ادب نمبر ہے

۷۔ ۲۰۰۸ء کا پہلا شمارہ واقعہ حسب سابق سیرت النبیؐ نمبر ہوگا (دسمبر ۲۰۰۷ء تک ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہو سکتے ہیں)

۸۔ ۲۰۰۸ء کا دوسرا شمارہ جنرل موضوعات پر مشتمل ہوگا (جون ۲۰۰۸ء تک ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہو سکتے ہیں)

مجلہ کے قرآن نمبر کی اشاعت بھی زیر غور ہے (جون ۲۰۰۸ء تک اگر قابل ذکر تعداد میں مضامین وصول ہو گئے تو یہ شمارہ قرآن نمبر ہوگا)

مجلہ میں ترجیحی طور پر صرف وہ مضامین شائع کئے جاتے ہیں جو اصول تحقیق کے مطابق مکمل اور جامع کے ساتھ ہوں

خط و کتابت کیلئے پتہ آفس۔ مکان نمبر 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی فون 0300

# اداریہ

## عہد حاضر اور ہم

اسلام نے جہاں انسان کو اپنے رنگ میں رنگ لیا وہیں اس سے متعلق جملہ پہلوؤں پر بھی اپنے اثرات ڈالے جس میں تہذیب وتمدن دونوں ہی شامل ہیں یہی وجہ ہے کہ عرب کلچر مسلم کلچر کہلایا عربی زبان مسلمانوں کی مذہبی زبان کہلائی اسلام اور مسلمان جہاں گئے اس جگہ کی تہذیب وتمدن پر چھا گئے۔

ذہنی فکر ودانش کی طاقت (Intelectual Powe) جس کو پروان چڑھانے کیلئے نبی کے فرائض منصبی میں ''یعلمھم الکتاب والحکمہ ''(۱)(وہ ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے) کو داخل کیا گیا قرآن نے علم وکتاب وحکمت سے بہرہ ور افراد کا ذکر بڑے ہی اہتمام سے کیا ہے۔ چنانچہ حضرت طالوت علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔ ''وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم ''(۲) اور اللہ نے ان کو دماغی اور جسمانی دونوں قسم کی طاقتیں فراوانی کے ساتھ عطا فرمائی تھیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق کہا ہے ''اتیناہ الحکمۃ وفصل الخطاب ''(۳) ان کو حکمت عطا کی تھی اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت بخشی تھی۔ حضرت لقمان کے بارے میں فرمایا ہے ''ولقد اتینا لقمان الحکمۃ ''(۴) اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی۔

نبی کریمؐ نے ابلاغ علم کو ہر ایک پر لازم کیا اور فرمایا ''بلغوا عنی ولو آیہ ''(۵) ''میری طرف سے پہنچا دو اگر چہ ایک ہی آیت ہو۔ ابلاغ کا دائرہ نہایت وسیع ہے اس میں حفظ وتلقین، یاد رکھنا اور دوسروں کو علمی مواد فراہم کرنا لسانی ادب تمدنی فروغ نیز نقل کتاب وغیرہ تمام وسائل کی فراہمی داخل ہے۔ پھر حافظہ کمزور ہو جانے اور علم وعلمی فضا باقی نہ رہنے کے باعث شرعی نقطہ نظر سے تصنیف وتالیف اور نقل وکتابت کو فرض وواجب کی حیثیت حاصل ہوگئی (۶) ارشاد نبویؐ ہے حاضر غیر حاضر کو بات پہنچائے ممکن ہے وہ اس بات کو اس سے زیادہ یاد رکھے (۷) ایک موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری بات سنی حفاظت کی اور پھر اس شخص تک

پہنچائی جس نے وہ بات نہیں سنی تھی بہت سے حامل فقہ (سمجھدار) اپنے سے زیادہ سمجھدار تک بات پہنچانے والے ہیں (۸)'' ایک اور حدیث میں حکم دیا گیا: ''علم دین کی باتوں کو یاد رکھو، ان کی حفاظت کرو اور ان کے پیچھے جانے والوں کو جا کر بتاؤ'' (۹) چنانچہ ائمہ حق نے علم کا آخری درجہ اس کی نشر واشاعت اور ابلاغ کو قرار دیا۔ (۱۰)

اسلام میں تصنیف وتالیف، ادب کا فروغ اور علوم کی صنف وار ترتیب وتبویب کبھی واجب، کبھی مستحب اور کبھی مباح ہے اس لئے کہ وحی جب اتری رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قلم بند کرایا، یہ امر واجب تھا مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب لکھتے ہیں اسی حکم میں دینی کتابیں داخل ہیں۔ حالات کے پیش نظر ان کا ذخیرہ کرنا ان کی تبویب وترتیب کرنا اسلامی ادب کو فروغ دینا کبھی واجب کبھی مستحب اور کبھی مباح ہے۔ (۱۱)

اقوام عالم کا علمی ورثہ بھی ائمہ مجتہدین کی دوررس نگاہوں سے اوجھل نہیں رہا انہوں نے اس کا بھی شرعی نقطہ نگاہ سے جائزہ لیا، اسے عربی میں ترجمہ کرانے کا حکم دیا چنانچہ امام شافعی المتوفی ۲۰۴ھ کتاب الام میں رقمطراز ہیں۔

> ''عجمیوں کی جو کتابیں ملیں وہ سب مال غنیمت ہیں، خلیفہ وقت کو چاہئے کہ وہ ترجمہ کرنے والوں کو بلائیں ان کا ترجمہ کرائیں، اس لئے کہ طب وغیرہ علوم میں کوئی کراہت نہیں ہے انہیں فروخت کریں جس طرح دیگر غنیمت کی اشیاء فروخت کی جاتی ہیں، شرک کی کتابیں پارہ پارہ کی جائیں اور ان کے ظروف وآلات سے فائدہ اٹھایا جائے انہیں فروخت کریں کتابوں کی حقیقت جانے بغیر جلانے اور دفن کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں (۱۲)''

یہ فخر اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے ابلاغ علم وادب کو اتنا عام کیا اور علم کی ایسی اشاعت کی علم وادب ایک عالمگیر تحریک کی صورت میں جلوہ گر ہوئی۔ امیر، غریب، چھوٹا، بڑا عورت مرد ہر ایک اسی تحریک سے متاثر ہوا اور اس نے اپنی استطاعت کے مطابق اس کے پروان چڑھانے میں حصہ لیا۔ ایشیا، افریقہ اور یورپ تک یہ تحریک بارآور ہوئی، ہر جگہ پھولی پھلی، شاہی محلات میں

بسیرا کیا، وزیروں کے ایوانوں میں رہی، امیروں کے محلوں میں پروان چڑھی فقیروں جھونپڑیوں میں پلی بڑھی، عالم، ادیب فقیہہ، مفسر، شاعر، مفکر، حکیم، صوفی لغوی، نحوی، مورخ مہندس، خطاط، وراق، فنکار، صنعت کار، تاجر سب کے گھر میں گھر کر گئی نظریاتی طور پر مخالف وبرسر پیکار گروہوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔ ہر ایک کے دل و دماغ کو اس تحریک نے شعوری و غیر شعوری طور پر متاثر کیا۔ عہد عباسی میں ہر شہر قریہ بستی محلہ، گلی، کوچہ معبد، مسجد، تکیہ، سرائے محل سرا، مہمان خانہ، خانقاہ، سیر گاہ، گلستان، قبرستان، دریا کے کنارے، مدرسے، ادارے، بازار، دکان ہر چھوٹی بڑی مرکزی جگہ میں اس نے اپنا علمی مظاہرہ کیا

علوم کی تعلیم بھی منجملہ اور پیشوں کے ایک پیشہ ہے جب معاشی آسودگی حاصل ہوتی ہے تو انسان کی زندگی میں مزید لطافت آجاتی ہے جس کا ایک مظہر ادب ہے اور انہیں علوم وفنون اور صنعتوں سے شغف ہو جاتا ہے (۱۳)

اسلامی تمدن کی پہلی اینٹ مکہ میں رکھی گئی، سب سے پہلا مدرسہ مکہ میں کوہ صفا پر دار ارقم میں بنا، اس میں قرآن کی آیتوں اور سورتوں کا نزول ہوا۔ اسی درسگاہ میں رسالت مآبؐ نے صحابہؓ کو اسلام کی دعوت وقرآن کی تعلیم دی (۱۴) افراد کی سیرت وکردار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے قرآن کی تفہیم کو ذہنوں میں اتارا جس نے شعور کو بیدار کیا۔ ابلاغ اور علم وادب کی تحریک کی داغ بیل ڈالی، علم وکتاب کا چرچا شروع ہوا تا آنکہ عباسی دور خلافت میں کتب خانوں کی تحریک اتنی عام ہوئی کہ کتب وکتب خانے مسلم معاشرے کے لوازم حیات بن گئے۔

مکہ کے بعد اسلام کے تمدن کا آغاز مدینہ منورہ سے ہوا، یہ شہر سب سے پہلے اسلام میں عوامی تعلیم کا مرکز بنا مسجد نبوی کو اسلام کی پہلی درسگاہ بننے کا شرف حاصل ہوا پھر مدینہ کی نو مسجدوں میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا (۱۵) مدینہ میں علم کی سوتیں پھوٹیں یہی شہر مرکز علم بنا اور ''دار السنہ'' کے لقب سے ممتاز ہوا۔ (۱۶)

مذکورہ بالا اصول کے مطابق اسلامی عہد میں جو شہر تمدنی حیثیت سے ممتاز وفائق رہے وہ تعلیم کے مرکز بھی رہے چنانچہ عہد صحابہؓ میں مدینہ منورہ کو سب سے پہلے ''مدینۃ العلم'' کا لقب ملا پھر حجاز مرکز علم قرار پایا۔ دور مرتضویؓ میں مرکز خلافت جب عراق منتقل ہوا تو یہ شرف کوفہ وبصرہ کو حاصل